یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء

خطبہ جمعہ

حضور نے آیت قرآنی یٰبَنِیٓ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَ اَوۡفُوۡا بِعَہۡدِیٓ اُوۡفِ بِعَہۡدِکُمۡ وَ اِیَّایَ فَارۡہَبُوۡنِ (البقرۃ:۴۱) کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قرآن سنانے والوں کو یہودیوں عیسائیوں میں قرآن سنانے کا کم موقع ملتا ہے۔ پس جہاں یہ ذکر ہے وہاں مسلمانوں کو متنبہ کرنا مقصود ہے۔ پس مسلمان کو چاہئے کہ جن ناپسند کاموں کی وجہ سے یہودی عیسائی عذاب پانیوالے ہوئے ان سے بچے اور جن پسندیدہ کاموں کے سبب انعام پائے وہ کرے۔

اس قوم کے مورث اعلیٰ کا نام نہیں لیا بلکہ لقب بیان کیا ہے۔ اس سے ان کو شرم اور جوش دلانا مقصود تھا۔ عربی زبان میں اسرائیل کے معنے ہیں خدا کا بہادر سپاہی۔ اس نام سے یہ غیرت دلائی کہ تم بھی اللہ کے بہادر بنو۔ ہماری سرکار سید الابرار سے بڑھ کر اور کون اللہ کا پہلوان ہے۔ پس اتنے بڑے انسان کی امت اور اولاد ہو کر ہم نفس و شیطان کے مقابلہ میں بزدلی دکھائیں تو ہم پر افسوس ہے۔ مگر افسوس کہ بعض مسلمانوں کی بہادری اسی پر رہ گئی ہے کہ جب کسی عورت سے زنا کر لیا تو پھر اپنے ہم جولیوں

میں لگے شیخیاں بگھارنے کہ دیکھو! ہم نے فلاں قلعہ مار لیا ہے۔ لعنت ہے ایسی شجاعت پر۔

نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وہ نعمت کیا تھی؟ دوسری جگہ فرمایا کہ تم میں سے انبیاء و ملوک بنائے اور وہ کچھ دیا جو دوسروں کو نہ دیا گیا۔

اب اے مسلمانو! تم اپنی حالت پر غور کرو کہ تم پر بھی یہ انعام ہو چکے ہیں۔

اس کتاب پر ایمان لاؤ کیونکہ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ تمام نصائح کی جامع ہے۔ اگر کسی اگلی کتاب میں تحریف ہو چکی ہے تو یہ اسے صاف کرتی ہے۔

اول نمبر کے کافر نہ بنو یا پہلا برا نمونہ تم نہ بنو کہ دوسرے اس سے متاثر ہوں گے اور سب کا گناہ تمہارے ذمہ ہو گا۔ کلام الٰہی کی بے ادبی نہ کرو۔ جس شخص نے بہار دانش لکھی ہے اس سے کسی نے پوچھا کہ کیا کر رہے ہو؟ جواب دیا۔ اِنَّ کَیۡدَکُنَّ عَظِیۡمٌ (یوسف:۲۹) کی تفسیر کر رہا ہوں۔ راگ والی کتاب کسی نے بنائی اور اوپر لکھ دیا یَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَیَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَہٗ (الزمر:۱۹)۔ یہ سب لَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰیٰتِیۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا (البقرۃ:۴۲) کی خلاف ورزی ہے۔

(بدر جلد ۸ نمبر ۳---۲۶ر نومبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

☆-☆-☆-☆